نظرِ بد کا عقلی اور نقلی ثبوت

The Evil Eye and its logical and spiritual justification

محمد زبیر[i] حافظ شاہ بخت روان[ii]

Abstract

The evil eye is the name of a sickness or misfortune transmitted usually with or without intention by someone who is envious, jealous and covetous from among human beings or jinns. It can impose bad effects on child, adult, livestock and materialistic items.The most vulnerable are the every young, the wealthy and the beautiful. To cast out an evil eye, it is not necessary to see the victim.It can be transmitted even unintenonally or by imaging only.In Islaimc point of view the evil eye is a proven concept indicated in the Holy Quran and in the teachings of the Holy Prophet(P.B.U.H).

In this article, the evil eye and its authenticity has been explained with proofs from logical and divine sources.

Key Words: *Evil Eye, jealous, effects, victim*

بحیثیت مسلمان یہ ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ کائنات میں جتنے بھی اُمور سرانجام پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکم و مشیئت سے ہوتے ہیں۔ قرآنی اِرشادات کے مطابق حکم اور امر صرف و صرف اللہ ہی کے لئے ثابت ہے اور تمام اُمور میں مؤثر و متصرّفِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کی ذات بابرکات ہے:

وَقُضِيَ الأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الامُورُ [1]

"اور کام تمام کر دیا جائے گا اور سب کاموں کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے۔"

قُلْ إِنَّ الأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ [2]

"تُو کہہ دو کہ بے شک سب کاموں کا اختیار اللہ ہی کے لئے ہے۔"

بَل لِّلّهِ الأَمْرُ جَمِيعًا [3]

"بات یہ ہے کہ سب باتیں اللہ کی اختیار میں ہیں۔"

---

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

ii پی ایچ ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

أَلاَ لَهُ الْخَلْقُ وَالأَمْرُ [4]

"سب مخلوق اس کی ہے اور حکم بھی اس اللہ کا ہے۔"

ان حقائقِ قاہرہ و باہرہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک مسلمّ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اجسام و ارواح میں مختلف قسم کی قویٰ اور طبائع مضمر رکھی ہیں جن کی بناء پر اجسام، جواہر و ذوات ایک دوسرے سے مختلف خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس عالمِ اسباب میں مختلف و متنوّع رنگیں وجود میں آتی ہیں۔ ان میں بہت سے اجسام و ارواح ایسے بھی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے خواص و کیفیات سے نوازا ہیں۔ ان خواص و کیفیات میں بعض خواص ایسے بھی ہے جو دوسرے اجسام و ارواح پر بلاواسطہ یا بالواسطہ اثرانداز ہوتے ہیں اور اپنی خاصیت کے مطابق دوسرے اجسام میں اثر دکھاتی ہیں۔ مثلاً جب کسی شخص کے سامنے ایک ایسی چیز یا جسم ظاہر ہو جائے جس سے یہ شخص حیاء کرتا ہو یا یہ جسم اس کے لیے غیر ارادی طور پر کوئی اثر رکھتا ہو تو اس کے دیکھتے ہی اس شخص کا رنگ سُرخ ہو جاتا ہے اور دل خلافِ معمول اپنی دھڑکن تیز کر جاتا ہے۔ اسی طرح خوف کے مارے ایک شخص کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے اور اس کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ تاثیر تو جسم انسانی کے بارے میں ہے۔ دیگر اجسام و ارواح بھی اسی طرح کے اثرات قبول کرتے ہیں۔ مثلاً خشک لکڑی آگ اور گیلے کپڑے دھوپ کا اثر قبول کرتے ہیں یہی حال دوسری چیزوں کا بھی ہے۔ تاثیرِ ارواح فی الاجسام ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار ایک عاقل کے لیے ناممکن ہے۔ عقل و تدبر کی اہمیت مسلمہ ہے۔ قرآن مجید اس حقیقت کو ان الفاظ میں واشگاف کرتا ہے:

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ [5]

"اور یہ (عقل مند) آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تُو نے اس کائنات کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ تُو پاک ہے۔"

نظرِ بد کا اثر

ارواح و اجسام کے تاثیری حقائق میں ایک حقیقت نظرِ بد کی بھی ہے جو کہ بعض اجسام و ارواح میں اپنی کیفیت کے مطابق اثر کرتی ہیں۔ اور موَثّر اجسام موَثِّر اجسام کی اثر متنوّع جہات سے قبول کرتی ہے جس کی تصدیق مشاہدے سے ہو سکتی ہے۔ کہ بعض دفعہ انسان ہی کی جسم

اور قویٰ میں سُقم وضعف نظرِ بد کی تاثیر کی وجہ سے ہوتی ہے۔اسی طرح غیر ذوی العقول اجسام میں نظرِ بد کا اثر مختلف تغیرات کی صورت میں رونما ہوتا ہے۔

نظرِ بد بھی اسبابِ عالم میں سے ایک سبب ہے اور سبب پر مسبب کا ترتب مسبّب اور مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی جانب سے ہے۔اسباب ومسببات کا تکوینی نظام اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور حکمت کا پرتو ہے۔ایک حکیمانہ نظام کے تحت ہر شے کی ایک تاثیر رکھی ہے تاہم نظر آنے والے تاثیرات آشیاء کی ذاتی نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہیں۔انسانوں کے اعمال اور ان کے اثرات انسانوں کے پیدا کردہ نہیں کیوں کہ خالق ہر چیز کا اللہ تعالیٰ ہے انسان صرف عمل اور کسب کرتا ہے۔ نظرِ بد اور دیگر اشیاء کے ضرر بھی بحکم وبتقدیر الٰہی وجود میں آتے ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَما هُمْ بِضارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ [6]

"اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے سواوہ اس چیز (سحر) سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔"

نظرِ بد کی حقیقت اور تعریف

نظرِ بد کی حقیقت بھی وہی ہے جن کا ذکر مذکورہ بالا پیرایوں میں ہوا کہ یہ ارواح واجسام کے اس تاثیری حقیقت کا نام ہے جو دوسرے اجسام میں مختلف جہات سے ہوتی ہے۔چونکہ اس کا تعلق انسانی آنکھ اور نظر سے ہے اس لیے نظرِ بد کو آنکھ یا نظر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔جیسا کہ کہا جاتا ہے: نظر باز، بُری آنکھوں والا، چشمِ بد، نظر لگنا وغیرہ۔اسی وجہ سے رسول کریم ﷺ نے اسی اثر کی نسبت آنکھ (نظر) ہی کی طرف کرکے فرمایا:

اَلْعَيْنُ حَقٌّ [7] "نظر حق ہے۔"

ورنہ نظرِ بد کے اثر کا تعلق ارواح واجسام کے ساتھ ہے اور آنکھ اس عمل میں فاعلِ حقیقی نہیں ہے بلکہ آلہ کار کی حیثیت رکھتی ہے۔ارواح، طبائع، قویٰ، کیفیات اور خواص میں مختلف ہوتی ہیں تو جو روح فاسد ہوتی ہے تو اُس کا اثر فاسد اور مضر ہوتا ہے اور جو روحِ صالح ہوتی ہے تو اس کا اثر صالح اور مفید ہوتا ہے۔

امام اصمعیؒ نے کہا کہ میں نے ایک نظر باز شخص سے یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جب میں کوئی چیز دیکھوں جو قابل تعجب ہو تو میں ایک حرارت محسوس کرتا ہوں جو میری آنکھوں سے نکلتی ہے:

إذا رأيت الشيء يعجبني وجدت حرارة تخرج من عيني [8]

اسی وجہ سے علماء نے نظرِ بد کی تعریف کچھ یوں کی ہے:

وَهِيَ سِهَامٌ تَخْرُجُ مِنْ نَفْسِ الْحَاسِدِ وَالْعَائِنِ نَحْوَ الْمَحْسُودِ وَالْمَعِين، تصيبه تارة، وتخطئه تارة[9]

"یہ وہ تیر ہے جو حسد کرنے والے اور نظر باز کی نفس سے نکل کر جس کے ساتھ حسد کی جاتی ہے اور جس پر نظر لگانا ہو، کی طرف پھینکی جائے، جو کبھی درست ہوتا ہے اور کبھی خطاء۔"

مطلب یہ ہے کہ جس طرح تیر کسی جسم کو لگ کر اس کو زخمی کراتا ہے اسی طرح نظرِ بد بھی جب کسی جسم پر لگ جانے سے اُسے مجروح کراتی ہے۔ جس کی اصل یہ ہے کہ جب عَائن (جو نظرِ بد لگاتا ہو) معیُن (جس پر نظرِ بد لگانا ہو) کے بارے میں تعجّب کریں اور اُن کی کسی خوبی ،صفت، حسن، کردار وغیرہ عَائن کے لیے باعث اعجاب بنے تو عَائن اپنی خبیث نفس کی بناء پر معین کے تتبّع میں پڑتا ہے اور اپنی ناکارہ نظر کی بناء پر معین کو ان اثرات کا نشانہ بناتا ہے۔ جو بعض اوقات معین کے حق میں موجبِ ہلاکت بن جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے نظرِ بد کی تعریف کچھ یوں ہے:

وَالْعَيْنُ نَظَرٌ بِاسْتِحْسَانٍ مَشُوبٍ بِحَسَدٍ مِنْ خَبِيثِ الطَّبْعِ يَحْصُلُ لِلْمَنْظُورِ مِنْهُ ضَرَرٌ[10]

"وہ بھلی نظر جو حسد کے ساتھ خلط ہو کر ناپاک طبیعت سے دیکھنے والے جسم پر لگ جائے جس سے دیکھے گئے جسم کو ضرر و نقصان پہنچ جائے۔"

نظرِ بد کے محرکات اور قرآنی شواہد

1. نظرِ بد کے بارے میں عام رائے یہ ہے کہ نظر بد اچھی نظر سے لگتی ہے یہ رائے اپنی جگہ ٹھیک مگر اس کی اصل مبداء تعجب ہے۔ تعجب، عجب، اعجاب کا مطلب یہ ہے کہ دیکھنے والا جب کسی چیز کو دیکھتا ہے تو وہ چیز اس کو بھلی لگتی ہے۔ ناظر کی روح ایک خاص کیفیت میں متکیف ہوتا ہے۔ ناظر کی یہ کیفیت دیکھنے والے جسم پر اپنا اثر کر کے دکھاتا ہے ۔ جب کسی کو کوئی چیز بھلی معلوم ہوتی ہے تو اس کی دو صوتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ ناظر منظورٌ الیہ کے لیے اس امر کی بقاء کو پسند کرے گا جیسا کہ کوئی اپنی ہی اولاد کو دیکھے یا اپنی ہی ذات، باغ، گاڑی وغیرہ کو دیکھے جس سے وہ خوش ہو جاتا ہے اور دل میں ان چیزوں کی بھلائی کا تصوّر آجاتا ہے تو اس وقت ناظر منظورٌ الیہ کی ان صفات کی بقاء کا سوچتا ہے

کبھی ناظر ان چیزوں کی بقاء کا نہیں بلکہ زوال کی سوچ میں پڑ جاتا ہے جیسا کوئی حاسد محسود کو دیکھے تو عداوت اور حسد کی وجہ سے ان کو یہ بھلی چیزیں موصوف کے ساتھ گوارا نہیں ہوتیں اور نتیجتاً اُن چیزوں کا حلیہ بگاڑ دے دیتا ہے۔[11]

یہی وجہ تھی کہ جب سیدنا یعقوب علیہ السّلام کے بیٹے دوسری دفعہ مصر کو جانے والے تھے توانھوں نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اے میرے بیٹو! تم ایک دروازے سے ہوتے ہوئے شہر میں مت داخل ہو جانا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہو جانا۔"

ارشاد خداوندی ہے:

وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ [12]

سیدنا یعقوب علیہ السّلام نے اپنے بیٹوں کو مصر کے مختلف دروازوں سے داخل ہونے کا حکم کیوں دیا؟ اس بارے میں تمام مفسّرین مثلاً ابن جریر طبریؒ، امام شمس الدین قرطبیؒ، ابن کثیرؒ، امام رازیؒ، علامہ آلوسیؒ وغیرہ متفق ہیں کہ یہ حاسد کی حسد اور عائن کی نظرِ بد سے بچنے کے لیے تھا۔ امام طبریؒ نے سیدنا عبداللہ بن عباسؓ، ضحاکؒ، قتادہؒ، محمد بن کعبؒ وغیرہ جیسے جلیل القدر مفسّرین کی روایات سے نقل فرمایا ہے کہ چونکہ آپ علیہ السلام کے بیٹے حسن وجمال، جوان عمری اور جسمانی وضع قطع میں اپنی مثال آپ تھے تو نظرِ بد کے ڈر سے اُنہیں ایک ہی راستے سے داخل ہونے سے منع فرمایا۔

وذكرأنه قال ذلك لهم ، لأنهم كانوا رجالا لهم جمال وهيأة،فخاف عليهم العينَ إذا دخلوا جماعة من طريق واحدٍ، وهم ولد رجل واحد،فأمرهم أن يفترقوا في الدخول إليها [13]

مذکورہ بالا آیت سے معلوم ہوا کہ

أ. نظرِ بد زمانہ قدیم سے ایک معلوم اور معمول امر ہے جس کے شواہد قرآنِ کریم میں بھی ملتے ہیں۔

ب. نظرِ بد جس طرح کسی کے ساتھ حسد، بُغض، کینہ وغیرہ جیسے قبیح افعال کی وجہ سے ہوتا ہے اسی طرح کسی کے حسن وجمال، صورت سیرت، صفات اور دیگر اوصافِ حسنہ سے متاثر ہو کر شفقت ومحبت کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔

ج. نظرِ بد کی حقیقت سے کسی کو انکار نہیں اسی طرح اس کے سد باب کے لئے احتیاطی تدابیر بھی تسلیم شدہ ہیں جیساکہ اوپر سیدنا یعقوب علیہ السلام کے تذکرے سے معلوم ہوا۔

د. اسباب کا استعمال توکل اور شرع کے خلاف نہیں البتہ اتنا ضرور ہے کہ یقین اللہ کی ذات پر ہو گا نہ کہ اسباب پر۔ اسی وجہ سے سیدنا یعقوب علیہ السّلام آگے فرماتے ہیں:

وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ [14]

"اور میں اللہ کی تقدیر تو تم سے نہیں روک سکتا۔ بے شک حکم اللہ ہی کا ہے۔ میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اہل توکل کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔"

2. نظرِ بد کا محرّک عام طور پر حسد ہی ہوتا ہے۔ حسد کیا ہے؟

اَلْحَسَدُ تَمَنِّيْ زَوَالِ نِعْمَةٍ مِنْ مُسْتَحِقٍّ [15] "کسی کی نعمت کے زوال (ختم ہونے) کا خواہش وتمنّا کرنا۔"

جب کوئی حاسد کسی کی نعمت کو دیکھتا ہے تو اُس کو ذی نعمت کے ساتھ نہیں بھاتی اور اس کے دل میں ایک جلن پیدا ہو جاتا ہے جس کا اظہار محسود کے ساتھ مختلف طریقوں سے کرتا ہے۔ جن میں ایک طریقہ نظرِ بد کا بھی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حاسد مختلف طریقوں سے محسود کو نقصان پہنچاتا ہے لیکن عائن صرف نظر کی مدد سے کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ اسی صورت میں حاسد عام ہوا عائن سے۔ اسی وجہ سے علماء فرماتے ہیں:

كُلّ عَائِنٍ حَاسِدٌ وَلَيْسَ كُلّ حَاسِدٍ عَائِنًا [16]

اسی بناء پر سورۃ الفلق کی ایت وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ [17] کی تفسیر قتادہؒ، معمرؒ، عطاء الخراسانیؒ وغیرہ سے مِنْ شَرِّ عَيْنِهِ وَنَفْسِهِ [18] کے الفاظ سے نقل کیا گیا ہے۔

3. وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ [19]

"اور کافر جب یہ نصیحت کی کتاب سنتے ہیں تو یوں لگتے ہیں کہ تم کو اپنی نگاہوں سے پھسلا دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے۔"

اس ایت کریمہ میں اس امر کی دلیل موجود ہے کہ نظرِ بد لگنا اور اجسام میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کا اثر ظاہر ہونا درست ہے۔ اور دینی اعتبار سے ثابت ہے، جو کہ روایات کثیرہ میں بھی وارد ہے۔ یہ تصریح ابن کثیرؒ نے بھی کی ہے۔ اسی آیت کے ذیل میں آپ کچھ یوں رقم طراز ہے:

وفي هذه الآية دليل على أن العين إصابتها وتأثيرها حق، بأمر الله، عز وجل، كما وردت بذلك الأحاديث المروية من طرق متعددة كثيرة [20]

اس ایت کریمہ کی ذیل میں علماء تفسیر فرماتے ہیں کہ مشرکینِ مکہ اور منکرین کو قرآن کریم سے اس قدر عداوت تھی کہ سُن کر غیظ و غضب سے مشتعل ہو جاتے اور زہر آلود نگاہوں سے گھور گھور کر دیکھتے اور یہ امر طبعی ہے کہ ایسی غضب آلود نگاہوں کے اثر سے انسان متأثر یا خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں امر رسالت کی تبلیغ میں اور احکام خداوندی کے اظہار و بیان میں قدم ڈگمگا جانا طبع بشری کے آثار میں سے ہو سکتا ہے۔ تو اس کو فرمایا جارہا ہے کہ قریب تھا کہ یہ کافر آپ کو ڈگمگا دیں اور پھسلا دیں (زلق لفظ کے مفہوم کی طرف اشارہ ہے۔) تو اس پر فرمایا گیا کہ ایسی صورت میں آپؐ استقامت کے ساتھ اپنی جگہ پر جمے رہیے اور تنگ دل ہو کر کسی معاملے میں عجلت اور جلد بازی نہ کیجئے [21]۔

بعض روایات تفسیر سے یہ مفہوم بھی واضح ہوتا ہے کہ کفّار مکہ نے بعض لوگوں کو جو نظر لگانے میں مشہور تھے اس پر آمادہ کیا تھا کہ وہ آپؐ پر نظر ڈالیں چنانچہ ان میں سے ایک آیا جس وقت کہ آپؐ قرآنِ کریم کی تلاوت فرما رہے تھے اور پوری قوت و ہمت سے نظر لگانے کی کوشش کی۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے آج تک اس جیسا خوبصورت شخص اور ان کے دلائل جیسے دلائل نہیں دیکھے ہیں۔ اس سے ان کا مقصد آپؐ کو ہلاک کرانا تھا جیسا کہ لیزلقونک لفظ کی تفسیر میں ابن عباسؓ اور دیگر مفسرین کا قول ہے۔ آپؐ نے فوراً لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَاِلّا بِاللّٰہ کے الفاظ پڑھیں اور وہ ناکام و ذلیل واپس ہو گیا [22]۔

نظرِ بد کا ثبوت احادیث نبویؐ کی روشنی میں

رسول کریم ﷺ کی بعثت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ایک شارح کی حیثیت سے کی ہے۔ آپؐ اپنی اُمت کے لیے ایک معلّم کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ اپنی اُمت کو دینی و شرعی احکام کی وضاحت فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا [23] "بے شک مجھ اُستاد بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

اسی قاعدے کے موافق نظرِ بد کے سلسلے میں بھی رسول اللہ ﷺ کی گراں قدر تعلیمات موجود ہے، جن کا احاطہ ناممکن نہ سہی مشکل ضرور ہے۔ ان ارشادات و تعلیمات میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

1. سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الْعَيْنُ حَقٌّ [24] "نظر حق ہے۔"

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ نظر (آنکھ) جو دیکھنے کے وقت کسی جسم کو ضرر پہنچاتی ہو تو اس نظر کی یہ اثر تقدیر باری تعالیٰ کے مطابق ہے جس کی بناء پر نظرِ بد کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے[25]۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح دیگر اُمور تقدیر کے موافق انجام پاتے ہیں اسی طرح نظرِ بد کا معاملہ بھی ہے۔

2. عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ [26]

"نظرِ بد حق ہے۔ اگر تقدیر پر کوئی چیز سبقت کرتا تو نظرِ بد ہی سبقت کرتا۔"

اس حدیث سے مندرجہ ذیل اُمور مترشح ہوتے ہیں:

أ. تقدیرِ خداوندی ثابت ہے۔ جس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

ب. تمام اشیاء اور اُمور اسی تقدیر کے مطابق وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جس طرح اللہ نے مقرّر کیا ہے اُسی طرح ہوتا ہے۔

ج. نظرِ بد کا اثر اور اس کے علاوہ دیگر خیر و شر کے اُمور تقدیر کے مطابق انجام پاتے ہیں۔

د. حدیث کی رُو سے نظرِ بد کا مؤثر ہونا شرعی لحاظ سے صحیح اور ثابت ہے۔

ہ. نظرِ بد کا ضرر دیگر اشیاء کے مقابلے میں قوی اور اشد ہے[27]۔

3. اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا (نبی ﷺ کی بیوی) سے روایت ہے کہ میری گھر میں ایک لونڈی تھی جس کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ نے زرد اور سیاہ نشانات دیکھے۔ (جس کی وجہ سے لونڈی کی رنگت میں تغیّر آچکا تھا) توآپ ؐ کہنے لگے کہ اس پر نظرِ بد کا اثر ہے: بِهَا نَظْرَة [28]

4. جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ آسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا سے فرمانے لگے:

مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ ،قَالَتْ:لاَ وَلَكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ [29]

"کیا وجہ ہے کہ میں اپنے بھائی کی اولاد [مراد سیدنا جعفرؓ بن ابو طالب کی اولاد تھی] کے اجسام کو کمزور (نخیف، ضعیف) دیکھتا ہوں۔ کیا انہیں کوئی خواہش لاحق ہو گیا ہے؟ آسماء بنت عُمیسؓ کہنے لگی: نہیں بلکہ ان کو نظرِ بد لگ گئی ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے اسماء بنت عُمیسؓ کے اس جواب کا ردّ نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نظرِ بد کی حقیقت مسّلم ہے۔ اگر اس میں شک و شبہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ضرور اصلاح کرتے لیکن رسول اللہ ﷺ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ واقع درست ہے۔

5. إن العين لتدخل الرجل القبر والجمل القدر [30]

"نظرِ بد ایک انسان کو قبر میں اور اونٹ کو ہنڈیا میں داخل کر دیتی ہے۔"

یعنی نظرِ بد جب ایک جسم میں موّثر ہوتا ہے تو اس جسم کو ختم کر دیتا ہے۔ اگر جسمِ موَثر ذی روح ہو تو اس کو موت کے گھاٹ اُتارتی ہے اور اگر غیر ذی روح ہو تو اس کو نقصان پہنچاتی ہے۔

6. عَن جَابر أن النَّبِيِّ ﷺ قال : أكثر من يموت من أمتي بعد قضاء الله وقدره بالعين[31]

"جابر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اکثر اُمتی اللہ تعالی کے فیصلے اور تقدیر کے بعد نظرِ بد کے اثر سے مرتے ہیں۔"

حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ:

أ. نظرِ بد کا اثر نہایت ہی مہلک ہوتا ہے حتّٰی کہ معاملہ موت تک لے جاتا ہے۔

ب. تقدیر نے نظرِ بد پر سبقت کی ہے اور نظرِ بد تقدیر ہی کا پابند ہے۔

ت. نظرِ بد بھی تقدیراتی اُمور میں سے ہے بلکہ خود ایک تقدیر ہے۔ اگر معاملہ موافق تقدیر ہو تو نظرِ بد کی تقدیر بھی واقع ہو جاتی ہے اور اگر اس کے موافق نہ ہو تو معاملہ بالعکس ہوتا ہے۔

7. نظرِ بد کے مؤثر ہونے کے سلسلے میں صحابہ کرامؓ میں سہل بن حُنیفؓ اور عامر بن ربیعہؓ کا واقعہ مشہور ہے جس کو متعدد معتبر کُتبِ احادیث نے بسط و تفصیل کے ساتھ محمد بن ابوامامہ بن سہل بن حُنفؒ اور عبداللہ بن عامرؓ کی روایت سے نقل کیا ہے۔ ہوا یوں کہ سہل بن حُنیف نے ایک موقع پر غسل کے لیے اپنے کپڑے اُتارے تو ان کے سفید رنگ تندرست بدن پر عامر بن ربیعہؓ کی نظر پڑ گئی، اور ان کی زبان سے نکلا کہ میں نے تو آج تک اتنا حسین بدن کسی کا نہیں دیکھا ، یہ کہنا تھا کہ فوراً سہل بن حُنیفؓ کو سخت بخار چڑھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے یہ علاج تجویز کیا کہ عامر بن ربیعہ کو حکم دیا کہ وہ وضو کریں اور وضوء کا پانی کسی برتن میں جمع کریں، یہ پانی سہل بن حُنیف کے بدن پر ڈالا جائے۔ ایسا ہی کیا گیا تو فوراً بخار اُتر گیا۔ اور وہ بالکل تندرست ہو گیا اور جس مہم پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے اس پر روانہ ہو گئے۔ اس واقعہ میں آپؐ نے عامر بن ربیعہؓ کو یہ تنبیہ بھی فرمائی:

عَلامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ أَلا بَرَّكْتَ؟إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ [32]

"کوئی شخص اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ تم نے ایسا کیوں نہ کیا کہ جب ان کا بدن تمہیں خوب نظر آیا تو برکت کی دعا کر لیتے۔ نظر کا اثر ہو جانا حق ہے۔"

یہ حدیث پاک مندرجہ ذیل مضامین کو متضمن ہے:

أ. کئی مواقع پر نظرِ بد غیر اختیاری طور پر بھی ہوتا ہے، ورنہ صحابہ کرامؓ کا ارادہ کبھی بھی ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کا نہ تھا اور نہ ان کے درمیان کوئی ایسی عداوت تھی جس کی بناء پر وہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے متلاشی ہو۔

ب. نظرِ بد کے لیے تداوی و علاج کرانا عین سنت ہے۔

ت. نظرِ بد کا اثر فی الفور اور مفاجاتی ہو جاتا ہے۔ اور عملیات کرنے کے بعد اکثر اثر فی الفور جاتا رہتا ہے۔

ث. نظرِ بد لگنے کے لیے قبیح الفاظ کی ضرورت نہیں، اچھے الفاظ کہنے سے بھی نظرِ بد لگ جاتی ہے۔

ج. ماء مستعمل طاہر (خود پاک) ہے جب کہ مطہر (دوسروں پاک کرنے والی) نہیں ہے۔

ح. اگر کسی شخص کو کسی دوسرے کی جان مال میں کوئی اچھی بات تعجب انگیز نظر آجائے تو اس کو چاہیئے کہ اس کے واسطے برکت کے الفاظ کہے۔

نظرِ بد کی علامات

یہ حقیقت مسلّمہ ہے کہ نظر بد ایک مرض ہے اور ہر مرض و بیماری کا جسمِ مؤثَر میں اثر ضرور ہوتا ہے جس کی بناء پر جسم مؤثَر میں کچھ علامات پائی جاتی ہیں۔ یہاں بھی چند علامات کی نشاندہی کی جاتی ہیں جو تتبع و تلاش سے معلوم ہو چکی ہیں۔

1. چہرے وغیرہ کی رنگت بدن کے دوسرے اعضاء سے متغیر ہونا۔ اکثر چہرے کا رنگ زرد، سیاہ یا پیلا پڑ جاتا ہے۔
2. جسم میں فی الفور تھکاوٹ محسوس ہونا، اعضاء میں درد کا پیدا ہونا، بدن کا بوجھل پڑ جانا اور بخار چڑھ جانا وغیرہ۔
3. بار بار جمائی کا آجانا جس کی وجہ سے جمائی کرتے وقت منہ کا بے اختیار کھلتے رہنا اور آنکھوں سے آنسوؤں کا آجانا۔
4. کسی کام میں دل نہ لگنا اور تنہائی پسند کرنا۔
5. معمولی معمولی باتوں پر غصّہ ہونا اور چڑچڑا پن پیدا ہونا۔ دوسروں کی باتوں کا ذہن پر بوجھ آنا۔
6. جسم و اعضاء میں ضعف پیدا ہونا، کھانے کا ہضم نہ ہونا، قے کرنا۔
7. دواء کا اثر نہ کرنا
8. فصیح زبان میں لکنت اور عقلِ سلیم میں زوال محسوس کرنا، یاداشت کا جاتے رہنا۔
9. حادثہ مفاجاتی کا ظہور مثلاً زمین پر گر جانا، دیوار یا چھت سے گرنا، گاڑی کا یک دم رُک جانا یا ایکسیڈنٹ کرنا۔
10. بچوں کا روتے جانا، ماں کا دودھ نہ پینا۔ جسم کی کمزوری عیاں ہونا۔
11. جانوروں کا چارہ نہ کھانا۔ بھدک جانا۔ دودھ روکنا اور بلا کسی ظاہری مرض کے مر جانا۔
12. کسی آلے کا فوراً کام چھوڑنا۔
13. گھر، دُکان یا دفتر سے برکت کا اٹھنا۔

14. نااتفاقی پیدا ہونا اور آپس میں جنگ و جدل کی نوبت آجانا۔

15. والدین، بہن بھائیوں، میاں بیوی، اقرباء، دوستوں، وغیرہ میں نااتفاقی پیدا ہونا۔ وغیرہ

نوٹ: ضروری نہیں کہ مذکو بالا علامات نظرِ بد ہی کی ہوں کہ خواہ مخواہ اس کو نظر بد ہی کا شاخسانہ قرار دیا جائے جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ حالات مختلف اسباب کے تحت وقوع پذیر ہوتے ہیں تاہم نظر بد کے اثر کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

نظرِ بد کا علاج سنتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

دوسرے امراض، تکالیف اور مشکلات سے بچنے اور علاج کرانے کے ساتھ ساتھ شریعت محمدی ﷺ میں نظرِ بد سے بچنے اور علاج کرانے کے بھی چند اُصول موجود ہیں جو یہاں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [33]

"ہر مرض کے لیے دواء ہے۔ جب دواء مرض کو پہنچ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر مرض سے نجات مل جاتی ہے۔"

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلاَ تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ [34]

"بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دواء نازل کئے ہیں اور ہر مرض کے لیے دواء مقرر کیا ہے پس تم ان داواوں سے بیماریوں کا علاج کراتے رہو لیکن حرام چیزوں سے علاج مت کرو۔"

رسولِ کریم ﷺ نے مختلف طریقوں سے نظرَبد کا علاج وتداوی کرانے کی اجازت دی ہے۔ جن کا تذکرہ ذیل میں ملاحظہ ہو:

علاج بالرُقی

رُقی عربی زبان میں دم کو کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے کسی بیماری کا علاج دم کے ذریعے کرانا عموماً اور نظرِ بد کا علاج کرانا خصوصاً منقول ہے۔

"عبد الرحمٰن بن جُبیر اپنے باپ سے وہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں دم کراتے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو آپؐ نے اُن کو فرمایا کہ مجھے اپنے دم کے الفاظ پیش کرو۔ ایسے دم میں کوئی حرج نہیں جس میں شرکیہ کلمات و عملیات نہ ہو۔ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لاَ بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ [35]"

علاج بالرُقی کے سلسلے میں مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ ہوں۔

1. سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے انصار میں سے اہل بیت کو زہر اور کان کے علاج دم سے کرانے کی اجازت دی:

أَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالأُذُن [36]

2. سیدنا جابر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ میرا ایک ماموں تھا جو بچھو کاٹنے کا دم کراتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو منع کیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول! آپؐ نے مجھے دم کرنے سے منع کیا حالانکہ میں بچھو سے دم کراتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا:

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ [37]

"تم میں سے جو بھی اپنے بھائی کو نفع پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ [اس نفع بخش] کام کو کرلے۔"

نظرِ بد کا علاج دم سے کرانے کے بارے میں جو روایات منقول ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

3. سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نظرِ بد کا علاج دم سے کرانے کا حکم دیا:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ [38]

4. عمران بن حُصین رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ [39]

"دم نہیں ہے سوائے نظرِ بد اور زہر کے۔"

5. اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے فرمانے لگی کہ اے اللہ کے رسول:

"جعفر رضی اللہ عنہٗ کے اولاد کو نظرِ بد لگ گئی ہے کیا میں اُن کے لیے دم کرا سکتی ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے اُن کو اجازت دی [40]۔"

6. سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو آپؐ نے بچے کے رونے کی آواز سُنی تو فرمانے لگے: آپ کے اس بچے کو کیا ہوا ہے جو روتا ہے:

فهلا استرقيتم له من العين [41]

"تم ان کے لیے نظرِ بد کا دم کیوں نہیں کراتے۔"

الفاظ الرُقیٰ للعین

وہ مخصوص ادعیہ اور الفاظ جو نظرِ بد کے علاج کے طور پر یا نظرِ بد سے بچنے کے لیے سُنتِ نبویؐ سے ثابت ہیں، ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

7. سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی جسمانی شکایت ہوتی تو جبریل علیہ السّلام آپؐ کا ان الفاظ سے دم کراتے:

بِاسْمِ اللَّهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ [42]

"اللہ آپ کو اس بیماری سے نجات دے گا اور ہر بیماری سے آپ کو شفایاب کرے گا اور ہر حاسد کی حسد سے جب وہ حسد کرنے اور ہر نظرباز کی نظرِ بد کی شر سے۔"

8. ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السّلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ اے محمد! آپ کو کوئی جسمانی شکایت ہے؟ آپؐ نے جواب دیا: ہاں۔ اس جبریل علیہ السّلام نے یہ الفاظ کہے:

بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ [43]

"اللہ کے نام پر میں آپ کی دم کراتا ہوں ہر اُس چیز سے جو آپ کو ضرر دیتا ہے اور ہر نفس یا حسد کرنے والی آنکھ سے اللہ آپ کو شفاء دے گا۔"

9. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ جب بھی میں رسول للہ ﷺ پر نظرِ بد کی دم کراتی تو میں اپنے ہاتھ کو آپؐ کے سینے پر رکھ کر یہ کہتی:

امْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لاَ كَاشِفَ لَهُ إِلاَّ أَنْتَ [44]

"اے لوگوں کے ربّ اس تکلیف کو مٹا دو۔ کیونکہ آپ ہی کے ہاتھ میں شفاء ہے۔ اس تکلیف کو آپ کے سواء کوئی نہیں ٹل سکتا"

علاج بِالْمُعَوِّذَاتِ

مُعَوِّذَات کا لفظ تَعَوُّذ سے مشتق ہے جس کا لفظی معنٰی ہے پناہ مانگنا۔ چونکہ تعوذ کا لفظ قرآنِ کریم کی آخری دو سورتوں (فلق، الناس) کی ابتداء میں آیا ہے اس لیے ان دو سورتوں کو مَعُوذَتَین کہتے ہیں۔ جب یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ پھر خصوصاً اِن سورتوں سے مختلف بیماریوں کا علاج کراتے۔

10. سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب اہل نبی ﷺ میں کوئی بیمار پڑ جاتا توآپؐ ان پر معوذات پھونکتے۔ جب آپؐ مرض الوفات میں تھے تو پھر میں (سیدہ عائشہؓ) آپؐ پر پھونک کراتی اور آپؐ کو آپؐ ہی کے ہاتھوں سے چھوتے کیونکہ میری ہاتھوں کی نسبت آپؐ کے ہاتھ بہت برکت والے تھے [45]۔

11. ابو سعید رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شیطان وجنات اور انسان کی نظر سے (مختلف الفاظ سے) تعوذ کرتے (پناہ مانگتے)۔ یہاں تک کہ معوذیتن نازل ہوئیں۔ جب معوذّتین نازل ہوئیں تو پھر ان کو اپنایا اور باقی (طریقوں اور الفاظ) کو چھوڑ دیا:

يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا [46]

12. سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما پر تعوذ پڑھ رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ تمہارے باپ (مراد سیدنا ابراہیمؑ ہے) بھی اپنے بیٹوں سیدنا اسماعیلؑ اور سیدنا اسحاقؑ پر یہ تعوذ پڑھتے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ [47]

"میں اللہ کے تام کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان سے اور زہریلے [موذی] چیز سے اور ہر بُری آنکھ سے۔"

علاج بالتعویذ

تعویذ سے کسی مرض کا علاج کرانا یا کسی موذی چیز کی ایذاء سے بچنے کے لیے تعویذ استعمال کرنا شریعت کی رو سے درست ہے۔ جو کہ مستقل ایک باب ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ :

أ. تعویذات بھی اسباب میں سے ہیں۔

ب. یقین اللہ کی ذات پر ہونا چاہیئے۔ تعویذات میں اثر رکھنا اللہ کی منشاء پر ہے۔

ج. شرعی حدود میں رہ کر تعویذات کا استعمال کرنا چاہیئے۔

د. خصوصاً ایسے تعویذات کا استعمال جائز ہے جس میں خلافِ شرع کوئی عمل، اثر وغیرہ موجود نہ ہو۔

ہ. جن تعویذات میں شرکیہ کلمات، عملیات، اثرات وغیرہ موجود ہو اُس کو کرنا یا کرانا شرک و کفر ہے۔

علاج بالغُسالہ

غُسالہ کا معنٰی ہے غسل کا پانی۔ یعنی وہ پانی جس سے کوئی غُسل یا وضوء کرے تو اُس ماء مستعمل کو غُسالہ کہتے ہیں۔ نظرِ بد کا علاج اس قسم کے پانی سے کرانا سُنتِ نبویؐ ہے۔

13. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے:

يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ [48]

"آپؐ نے عائن (جس کی نظر لگ جائے) کو وضوء کرنے کا حکم دیا اور پھر اس پانی سے معین (جس پر نظرِ بد لگ جائے) کی غسل کرائی۔ یعنی معین کے جسم پر اس پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا۔"

14. سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نظر حق ہے اور اگر تقدیر پر کوئی چیز سبقت کرتا تو نظرِ بد ہی سبقت کرتا اور جب تم سے (نظرِ بد کی علاج کے لیے) غُسل کرنے کو کہا جائے تو اس کے لیے غسل کرو:

الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا [49]

15. یہ مضمون سہل بن حُنیفؓ اور عامر بن ربیعہؓ کے واقعہ میں گزرا جس کا تذکرہ پہلے گزر چُکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے یہ علاج تجویز کیا کہ عامر بن ربیعہ

کو حکم دیا کہ وہ وضو کریں اور وضو کا پانی کسی برتن میں جمع کریں، یہ پانی سہل بن حُنیف کے بدن پر ڈالا جائے۔ ایسا ہی کیا گیا تو فوراً بخار اُتر گیا اور وہ بالکل تندرست ہو گئے۔

احتیاطی تدابیر

کسی ضرر سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا شریعت کے منافی نہیں۔ اسی وجہ سے نظرِ بد کے سلسلے میں بھی چند احتیاطی تدابیر کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

عائن کے لیے یہ بات زبانِ زد عوام ہے کہ نظرِ بد ہر کسی کا لگتا ہے جو کسی حد تک ٹھیک ہے۔ کیونکہ نظرِ بد لگ جانا اگر بُغض، حسد وغیرہ جیسے قبیح اعمال سے ہوتا ہے تو دوسری طرف تعجب اور کسی چیز کے بھلے معلوم ہو جانے سے بھی ہوتا ہے۔ اس لیے شریعت ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ جب کوئی کسی چیز یا جسم کو دیکھے اور وہ اس کو بھلا لگے یا اس کو تعجب میں ڈالے تو برکت کے الفاظ یا دُعائیہ کلمات کہے جیساکہ سہل بن حُنیفؓ اور عامر بن ربیعہؓ کے واقعہ میں گزرا جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔ تو اس واقع میں یہ الفاظ بھی موجود ہے:

عَلامَ یَقْتُلُ أَحَدُکُمْ أَخَاہُ؟ أَلَا بَرَّکْتَ؟إِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ [50]

"کوئی شخص اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ تم نے ایسا کیوں نہ کیا کہ جب ان کا بدن تمہیں خوب نظر آیا تو برکت کی دعا کر لیتے۔ نظر کا اثر ہو جانا حق ہے۔"

برکت کے الفاظ کیسے ہیں؟ اس کے بارے میں امام قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ تبریک یہ ہے کہ آدمی کہے:

تَبَارَکَ اللہ أَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ [51]

اس کے علاوہ ماشاءاللہ کہنا بھی روایات میں منقول ہے۔ انس بن مالکؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی کسی چیز کو دیکھے اور وہ اس کو بھلا اور عجیب لگے اور ما شاء اللہ لا قوة إلا باللہ[52] کہے تو اس چیز کو کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔

معین کے لیے اگر کسی کو کسی کی جانب سے نظرِ بد لگنے کا خطرہ ہو تو ان کو:

أ. مذکورہ بالا کلمات اور ادعیہ کا اہتمام لازمی ہے۔

ب. خصوصاً معوذتین کا اہتمام کرنا ازحد ضروری ہے۔

ج. شرعی لحاظ سے جتنے بھی عملیات درست ہیں اس کو کرنا ضروری ہے۔

د. ماشاءاللہ کے الفاظ کو اپنا وطیرہ بنانا۔ گھر، دکان، گاڑی وغیرہ پر ماشاءاللہ کے الفاظ لکھنا۔

ہ. مختلف قسم کے بے بنیاد توہمات سے بچنا اور معاملہ اللہ کے سُپرد کرنا۔

ٹوٹکے اور توہمات

اگر نظرِ بد لگ جائے تو مذکورہ بالا پیرایوں میں سہل بن حُنیفؓ اور عامر بن ربیعہؓ کے واقع میں گذرا کہ رسول کریم ﷺ نے عامر بن ربیعہؓ کو غُسل یا وضوء کا حکم دیا اور اس کا غُسالہ سہل بن حُنیف کے جسم پر ڈالا جس سے اس کا فاقہ ہو گیا۔ یہ امر کسی حد تک نظرِ بد کے بارے میں کسی ٹوٹکے کے استعمال کی طرف مشیر ہے۔ اسی طرح کسی حُسن اور نعمت کو اسی خاطر کہ نظرِ بد نہ لگ جائے عائن سے چھپانا بھی خلاف شرع نہیں۔ جیسا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہؓ نے جب ایک خوبصورت بچے کو دیکھا تو آپؓ نے کہا کہ اس بچے کے تھوڑی کے نقرے کو کالے رنگ سے بھر دو کہیں نظرِ بد نہ لگ جائے:

دَسِّمُوا نُونَتَهُ لِئَلَّا تُصِيبَهُ الْعَيْنُ[53]

نظرِ بد سے بچنے کے لئے بعض ایسی تدابیر اختیار کئے جاتے ہیں جن کا کوئی اصل نہیں ہوتا بلکہ بعض اعمال تو سراسر وہم اور شرک پر مبنی ہوتے ہیں۔ خصوصاً زمانہ قدیم میں تو ایسے توہمات کی بہتات تھی جن کی اصل وجہ ہندوانہ رسوم کا اثر و نفوذ تھا۔ چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے :

أ. گھر، دکان، گاڑی وغیرہ کے سامنے پُرانا چپل، جوتا، جانوروں کے سینگ، دُم، کھوپڑی کی ہڈی وغیرہ آویزاں کرنا جس سے عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے نظرِ بد کے اثرات زائل ہوتی ہیں۔ اسی طرح جانوروں کے گلے میں مختلف چیزیں لٹکانا وغیرہ۔ ان پر بھی کلمات اور دم کرانا چاہیئے۔

ب. بچے کے کان میں سوراخ کر کے لڑکے کو بالی پہنانا، لڑکوں کو لڑکیوں کے کپڑے پہنانا، ان کو اچھے نام کی بجائے بُرے نام سے پُکارنا وغیرہ۔

ج. نظرِ بد سے بچنے کے لیے لڑکوں کے ہاتھ میں کنگن، کڑا، حلقہ یا کوئی اور کنگن نما چیز پہنانا ہندوؤں کے راکھی[54] کے مترادف ہے۔

د. انگوٹھی پہننا، خصوصاً وہ انگوٹھی جس میں فیروزہ لگی ہو جس سے یہ گمان کیا جاتا ہے کہ اس سے نظرِ بد نہیں لگتی۔

ہ. نظرِ بد کے خدشے سے کسی کے سامنے اپنی صفت یا تعریف یا اپنے بچوں وغیرہ کی صفت یا تعریف نہ کرنا۔

و. درخت کے پتوں، سبز مرچ، پھٹکڑی [خاورے] تالے، بتی وغیرہ سے نظر کے اثر کو زائل کرنا بھی رسمی اور رواجی ٹوٹکے ہیں۔ جو خصوصاً نظرِ بد لگنے کے بعد ان کو ختم کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ تو یہ ٹوٹکے اگر اسی نسبت سے کئے جائیں کہ اسباب ہیں اور اسباب میں اثر رکھنے والی اللہ کی ذات ہے تو پھر کچھ حرج نہیں اور اگر انہیں چیزوں پر یقین رکھا جائے تو پھر ترک کرنا چاہیئے۔

ز. نظرِ بد کے خطرے کو ٹالنے کے لیے تھوکنا ایک رسمی اور رواجی چیز ہے۔ جس سے عام طور پر کسی جسم سے نفرت کا ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ میں نے اس فلاں چیز کو حُسن کی نگاہ سے نہیں دیکھا تا کہ نظر نہ لگ جائے۔ اگر کوئی دم پڑے یا قرآنی آیات یا اور کلماتِ تبریک پڑھے اور پڑھنے والا کسی جسم پر تھوکے تو اس خیال سے کہ ان کلمات کے تبرکات اس جسم کو منتقل ہو جائے تو پھر یہ ٹھیک ہیں۔ اس کو "تفَل" کہتے ہیں۔

حکم عائن

جو شخص نظرِ بد لگانے میں مشہور ہو تو اُن کو لوگوں کے ساتھ ملنے سے منع کیا جائے کیونکہ وہ ایک ضرر پہنچانے والا شخص ہے تو اس کے ضرر سے بچنے کی خاطر ایسا کیا جائے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اسے اپنے گھر میں بیٹھے رہنے کا حکم دیا جائے۔ اگر وہ فقیر اور غریب ہو تو قوت لا یموت رزق کا بندوبست کیا جائے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ ایسے شخص کو اس جگہ سے نکالا جائے۔ رہا یہ امر کہ رسول اللہ ﷺ نے تو عامر بن ربیعہؓ کے بارے میں یہ حکم جاری نہیں فرمایا تو اس کا جواب یہ ہے کہ عامر بن ربیعہؓ ایک نیک شخص تھے اور اس میں کوئی کمی نہیں تھی اور نہ وہ پیشہ ور عائن تھا۔ اس وقت یہ امر ایک اتفاقی امر تھا۔ اور جنہوں نے عائن کے مذکورہ بالا احکام بیان فرمائے ہیں تو وہ دفع ضرر کی بنیاد پر ہیں[55]۔

منکرین العین (نظرِ بد سے منکر لوگ)

کچھ لوگ ایسے بھی موجود ہے کہ مذکورہ بالا حقائق سے صرف نظر کر کے وہ اس کی شرعی اور عقلی حقیقت سے انکار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تمام حقائق اوہام پر مبنی ہیں۔ خصوصاً فرقہً معتزلہ اور ابو ہاشم اور بلخی نظرِ بد کی تاثیر سے انکار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ محض اوہام پرستی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن اصل میں یہ منکرین نظرِ بد سے نہیں بلکہ قرآن و سنت کے صریح احکام سے انکار کرتے ہیں۔ ارواح و نفوس کے صفات، افعال اور تاثیرات کے بارے میں کم فہم ہیں اور ہر چیز کی حقیقت کو عقل کی کسوٹی پر پرکھتے ہے[56]۔

مسمریزم (شعبدہ بازی، نظر بندی)، سحر اور نظرِ بد کا تعلق

بعض لوگ نظرِ بد کے اثر کو مسمریزم یا سحر سے تعبیر کرتے ہیں۔ لیکن اصل میں مسمریزم اور سحر کے اثر کے وجود سے نظرِ بد کے اثر کی وجود کی تائید ہوتی ہے۔ مثلاً جو لوگ مسمریزم (شعبدہ بازی) یا نظر بندی کے اثر سے سامنے شیشے کو کسی ظاہری سبب کے بغیر توڑتا ہے تو ان کا دوسرے جسم پر اس اثر کے ظہور کا منبع کیا ہے؟ یہی تصورات، عملیات اور کیفیات ہیں۔ ہاں فرق اتنا ضرور ہے کہ:

1. مسمریزم (شعبدہ بازی) یا نظر بندی، سحر وغیرہ ایک فن ہے جو سیکھنے اور سکھانے، تعلیم اور تعلّم سے حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن نظرِ بد کا اثر اس قسم کے قیودات کا محتاج نہیں۔
2. مسمریزم (شعبدہ بازی) یا نظر بندی ساحر اور شعبدہ باز کے اختیار میں ہوتا ہے۔ جب کہ نظرِ بد خود بخود کام کر کے دکھاتا ہے۔
3. مسمریزم ([شعبدہ بازی) یا نظر بندی مختلف قسم کے عملیات کرنے کے بعد وجود میں آتا ہے۔ وہ جس وقت چاہیں قواعد مقررہ اور اعمال مخصوصہ کے ذریعے اس کے نتائج ظاہر کر سکتے ہیں۔ مگر آج تک کوئی کتاب یا تحریر ایسی نہیں آئی ہے جس میں نظرِ بد سکھانے کی تعلیم دی گئی ہو یا کوئی شخص ایسا پیدا نہیں ہوا ہے جو نظرِ بد کی تعلیم دے اور نہ کوئی قاعدہ مقررہ اور ضابطہ مقرر ہوا ہے اور نہ اس کی تعلیم کے لیے کوئی درسگاہ کھولی گئی ہے۔
4. جب ساحر اپنے سحر سے یا شعبدہ باز اپنی مسمزیزم سے غافل ہو جاتا ہے تو اس کی سحر اور مسمریزم کام نہیں کرتا۔

5. سحر اور مسمریزم کا اثر فی الوقت ہوتا ہے اور یہ بھی بلاواسطہ کسی جسم پر اثر کر کے دیکھاتا ہے۔
6. جادو اور مسمریزم کا توڑ جادو یا مسمریزم ہی سے ہوتا ہے[57]۔

نتائج البحث

نظر بد شرعاً اور عقلاً ایک مسلم، معلوم اور معمول بہ چیز ہے۔اس کے اثرات ثابت ہیں۔اس کے ذریعے سے کسی چیز میں تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔اسباب عادیہ کی طرح نظر بد بھی ہے اور یہ بھی اسباب کے قبیل میں سے حکم خداوندی کے تابع ہے۔ نظر حسد اور شفقت دونوں کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔انسانی جسم کے اندر بے پناہ قوتیں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں جن میں ایک نظر بھی ہے۔اس کا علاج روحانی اور دیگر طریقوں سے ممکن ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 سورۃالبقرہ۲ :۲۱۰
2سورۃال عمران۳ :۱۵۴
3سورۃالرعد۱۳ :۳۱
4 سورۃالاعراف۷:۵۴
5 سورۃآل عمران۳:۱۹۱
6 سورۃالبقرہ۲ :۱۰۲
7 محمد بن اسماعیل البخاریؒ، صحیح بخاری، کتاب الطب(۸۰)، باب العین حق(۳۶)حدیث(۵۷۴۰)دارالشعب قاہرہ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء
8 شمس الدین القرطبیؒ، تفسیرالجامع لاحکام القرآن۹:۲۲۷،بذیل تفسیر سورۃیوسف ۱۲:۶۷،دار الکتب المصریۃ، القاھرۃ،۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء
9 ابن قیم الجوزی،زادالمعادفی ہدیٰ خیرالعباد۴:۱۶۸ ،مکتبۃالمنارالاسلامیہ،بیروت کویت،۱۳۱۵ھ/۱۹۹۴ء
10 ابن حجر عسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری۱۰:۲۰۰،بذیل تشریح حدیث:۵۴۰۶،دار المعرفۃ،بیروت، ۱۳۷۹ھ
11محمد بن عمرفخرالدین رازیؒ، تفسیر مفاتیح الغیب المعروف بتفسیر کبیر۱۸:۴۸۲،بذیل تفسیر سورۃیوسف۱۲:۶۷، داراحیاءالتراث العربی،بیروت،(س۔ن)
12 سورۃیوسف۱۲:۶۷

13 محمد بن جریر طبری، تفسیر جامع البیان فی تفسیر القرآن ۱۶۵ :۱۶، بذیل تفسیر سورۃ یوسف ۱۲:۶۷، حدیث (۱۹۴۸۷-۱۹۴۸۹)

14 سورۃ یوسف ۱۲:۶۷

15 امام راغب اصفہانیؒ، المفردات فی غریب القرآن: ۱۲۵، بذیل مادہ حسد، قدیمی کتب خانہ، کراچی (س۔ن)

16 زاد المعاد فی ہدی خیر العباد ۴:۱۶۸

17 سورۃ الفلق ۱۱۳:۵

18 محمد بن جریر طبری، تفسیر جامع البیان فی تفسیر القرآن ۷۵۱:۲۴، بذیل تفسیر سورۃ الفلق ۱۱۳:۵، حدیث (۳۸۷۳۱) مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

19 سورۃ القلم ۶۸:۵۱

20 اسماعیل بن عمر بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم ۸ :۲۰۱، بذیل تفسیر سورۃ القلم ۶۸:۵۱، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

21 مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، تفسیر معارف القرآن ۸:۲۱۶، بذیل تفسیر سورۃ القلم ۶۸:۵۱، مکتبۃ الحرمین (س۔ن)

22 ابن جریر طبری، تفسیر جامع البیان فی تفسیر القرآن ۲۳ :۵۶۵، بذیل تفسیر سورۃ القلم ۶۸:۵۱

23 ابن ماجہ محمد بن یزید قزوینی، سنن ابن ماجہ، ،ابواب السنۃ (۱) باب فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ (۱۷) حدیث (۲۲۹) مکتبۃ ابی المعاطی (س۔ن)

24 صحیح بخاری، کتاب الطب (۸۰)، باب العین حق (۳۶) حدیث (۵۷۴۰)

25 فتح الباری شرح صحیح البخاری ۱۰:۲۰۳، بذیل تشریح حدیث (۵۴۰۸)

26 مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، کتاب السّلام (۴۰) باب الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقَى (۱۶) حدیث (۵۸۳۱) دار الجیل بیروت، (س۔ن)

27 یحییٰ بن شرف نووی، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج ۷ :۳۲۸، بذیل تشریح حدیث (۴۰۵۸)، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۹۲ھ

28 صحیح مسلم، کتاب السّلام (۴۰) باب اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ (۲۱) حدیث (۵۸۵۴)

29 صحیح مسلم، کتاب السّلام (۴۰) باب اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ (۲۱) حدیث (۵۸۵۵)

30 تفسیر الجامع لاحکام القرآن ۹:۲۲۶، بذیل تفسیر سورۃ یوسف ۱۲:۶۷

31 أحمد بن محمد بن سلامة الطحاوي، شرح مشكل الآثار ٧ :٣٣٨، حديث(٢٩٠٠) مؤسسة الرسالة ١٤١٥ھ/١٩٩٤ء

32 مالک بن أنس، موطأ الإمام مالک، کتاب العين(٥٠) باب الوضوء من العين(١) حديث(١٦٧٨) دار إحياء التراث العربي، مصر، (س۔ن)

33 صحیح مسلم، کتاب السّلام(٤٠) باب لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابُ التَّدَاوِي(٢٦) حديث(٥٧٨١)

34 أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، کتاب الطب(٢٩)، باب فِي الأَدْوِيَةِ الْمَكْرُوهَةِ (١١) حديث(٣٨٧٦) دار الكتب العربي، بیروت، (س۔ن)

35 صحیح مسلم، کتاب السّلام(٤٠) باب لاَ بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ(٢٢) حديث(٥٨٦٢)

36 صحیح بخاری، کتاب الاشربة(٧٨) باب ذات الجن(٢٦) حديث(٥٧٢٠-٥٧٢١)

37 صحیح مسلم، کتاب السّلام(٤٠) باب اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ (٢١) حديث (٥٨٥٩)

38 صحیح مسلم، کتاب السّلام(٤٠) باب اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ (٢١) حديث (٥٨٥١)

39 صحیح بخاری، کتاب الطب(٨٠) باب من اكتوى أو كوى غيره وفضل من لم يكتو (١٧) حديث (٥٧٠٥)

40 محمد بن عيسى أبو عيسى ترمذی، سنن الترمذی، كتاب الطب عن رسول الله (٢٩) باب ماجاء في الرقية من العين (١٧) حديث(٢٠٥٩) دار إحياء التراث العربي، بیروت، (س۔ن)

41 أحمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني، مسند الإمام أحمد بن حنبل ٦ :٧٢، حديث(٢٤٤٨٦) مسند حديث سيده عائشہؓ، مؤسسة قرطبة، القاهرة (س۔ن)

42 صحیح مسلم، کتاب السّلام(٤٠) باب الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقَى (١٦) حديث(٥٨٢٨)

43 صحیح مسلم، کتاب السّلام(٤٠) باب الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقَى (١٦) حديث(٥٨٢٩)

44 صحیح بخاری، کتاب الطب(٨٠) باب رُقْيَةِ النَّبِيِّ (٣٨) حديث(٥٧٤٤)۔۔۔ مسند امام احمد بن حنبلؒ ٦ :١٣١، حديث(٢٥٠٣٩) مسند سیدہ عائشہؓ، واللفظ لہٗ

45 صحیح البخاری، کتاب المغازی(٦٨) باب مَرَضِ النَّبِيِّ وَوَفَاتِهِ (٧٦) حديث(٤٤٣٩)۔۔۔ صحیح مسلم، کتاب السّلام(٤٠) باب رُقْيَةِ الْمَرِيضِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَالنَّفْثِ (٢٠) حديث(٥٨٤٣) واللفظ لہ

46 سنن ترمذی، کتاب الطب عن رسول ﷺ(٢٩) باب ما جاء في الرقية بالمعوذتين (١٦) حديث(٢٠٥٨)

47 صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء(٦٣)باب يزفون النسلان في المشي (٩)، حدیث(٣٣٧١)

48 سنن أبی داود، کتاب الطب(٢٩)، باب مَا جَاءَ فِي الْعَيْنِ (١٥)حدیث(٣٨٨٢)

49 صحیح مسلم، کتاب السّلام(٤٠) باب الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقَى(١٦)حدیث(٥٨٣١)

50 موطأالامام مالک، کتاب العین(٥٠)، باب الوضوء من العین(١)، حدیث(:١٦٧٨)

51 شمس الدین القرطبی، تفسیر الجامع لاحکام القرآن٩ :٢٢٧، بذیل تفسیر سورۃ یوسف ١٢ : ٦٧

52 قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر مظہری٦: ٣٦، بذیل تفسیر سورۃ الکھف ١٨: ٣٥، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، ١٤٢٥ھ/٢٠٠٤ء

53 زاد المعاد فی ہدی خیر العباد٤: ١٥٤۔۔۔ حسین بن مسعود البغوي ،شرح السنۃ١٢: ١٦٦، لمکتب الإسلامی، دمشق، بیروت، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء

54 راکھی ہندوؤں کا ایک رسم ہے جس میں بہن اپنی بھائی کی کلائی پر ساون کی کسی اتوار کو راکھی (حفاظتی ڈورا) باندھتی ہے جو کئی رنگوں کا بُنا ہوا دھاگہ ہوتا ہے جس میں پھندنے لگائے جاتے ہیں۔

(علی عباس جلال پوری، رسوم اقوام: ١٧٤، بدون مکتبہ و تاریخ)

55 تفسیر الجامع لاحکام القرآن٩: ٢٢٧، بذیل تفسیر سورۃ یوسف ١٢: ٦٧

56 زاد المعاد فی ہدی خیر العباد٤: ١٦٥

57 مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، تفسیر معارف القرآن٣: ١٨٤، بذیل تفسیر سورۃ الاعراف٧: ١١٦، مکتبۃ الحرمین، لاہور، پاکستان (س۔ن)